بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | جمعرات ۱۵ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ہجری ۱۱ اخاء ۱۳۶۴ ہش ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۵ء | نمبر ۲۳۱

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کیلئے خصوصی دعا کی درخواست

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

"سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت دن بدن گر رہی تھی اس لئے وہ ڈاکٹروں کے مشورہ سے چند دن ہوئے لاہور برائے تشخیص و علاج تشریف لے گئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دل کی گہرائیوں سے اس بابرکت وجود کیلئے دعا کریں جو حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ اور ہمارے درمیان ایک زندہ کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے اور ہم سب کو ان کے بابرکت وجود سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین!

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرتِ اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اُسے دیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو وہ یقیناً تمہیں تسلّی اور اطمینان دے گا

جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ ابتلاؤں میں سے ہو کر گزرے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پس جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے اس اقرار اور عہد (بیعت) کی رعایت کرو اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو پھر اس اقرار پر قائم اور مضبوط رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو وہ یقیناً تمہیں تسلّی اور اطمینان دے گا اور تمہیں ثابت قدم کرے گا۔ کیونکہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جن کو میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی وجہ سے قسم قسم کے ابتلاء اور مشکلات پیش آئیں گے لیکن مَیں کیا کروں یہ ابتلاء نئے نہیں جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو اس کے واسطے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں سے ہو کر گزرے۔ دنیا اور اس کے رشتے عارضی اور فانی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ تو ہمیشہ کیلئے معاملہ پڑتا ہے۔ پھر اس سے آدمی کیوں بگاڑے؟ دیکھو صحابہؓ کو کچھ تھوڑے ابتلاء پیش آئے تھے۔ ان کو اپنا وطن، مال و دولت، اپنے عزیز رشتہ دار سب چھوڑنے پڑے۔ لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان چیزوں کو مری ہوئی مکھی کے برابر بھی نہیں سمجھا۔ خدا تعالیٰ کو اپنے لئے کافی سمجھا۔ پر خدا تعالیٰ نے بھی ان کی کس قدر قدر کی۔ اس سے وہ خسارہ میں نہیں رہے بلکہ دنیا و آخرت میں انہوں نے وہ فائدہ پایا جو اس کے بغیر انہیں مل سکتا ہی نہیں تھا اس لئے اگر کوئی ابتلاء آوے تو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ اس وقت روح میں عجز و نیاز اور دل میں ایک سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کے آستانہ پر پانی کی طرح گداز ہو کر بہتا ہے ایمان کامل کا مزا ہمّ و غم ہی کے دنوں میں آتا ہے۔ اس وقت اپنے اعمال کی اصلاح کی فکر کرو خدا تعالیٰ سے اب تمہارا نیا معاملہ شروع ہوا ہے کیونکہ وہ پچھلے گناہ سچی توبہ کے بعد بخش دیتا ہے اور توبہ سے یہ مراد نہیں کہ انسان زبان سے یہ کہہ دے اور اعمال میں اس کا اثر ظاہر نہ ہو۔ نہیں۔ توبہ یہی ہے کہ بدیوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں کو قطعاً چھوڑ دے اور نیکیاں کرے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اپنی زندگی بسر کرے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷)

○ مولوی مبارک احمد صاحب نجیب مربی سلسلہ گزشتہ سال موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں بری طرح زخمی ہو گئے تھے ٹانگ کی ہڈی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ کچھ عرصہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہنے کے بعد اپنے گھر ننکانہ میں آ گئے ہیں۔ حالت نسبتاً بہتر ہے مگر چلنے پھرنے سے ابھی معذور ہیں۔ احباب جماعت اپنے اس خادم بھائی کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

○ محترم عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ اور مکرم رانا عبدالحلیم صاحب انسپکٹر تحریک جدید مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۴ء کو بذریعہ بس سکھیکی جا رہے تھے۔ تیز رفتاری کی وجہ سے راستہ میں اچانک بس الٹ گئی۔ اور ایک دھان کے کھیت میں جا گری جس سے بہت سے مسافروں کو چوٹیں آئیں اور زخمی ہوئے مگر خدا تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے ہمارے دونوں بزرگوں کو بالکل محفوظ رکھا۔ الحمد للہ احباب دعا کریں کہ آئندہ مولا کریم ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین!

(مقبول احمد ذبیح۔ مربی سلسلہ)

○ عزیزم مکرم حنیف احمد محمود شاہد مربی سیرالیون کی بڑی بیٹی عزیزہ قرۃ العین گزشتہ ایک ہفتہ سے بعارضہ شدید بخار بیمار ہے جس کی وجہ سے سخت تشویش ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جلد صحت کاملہ سے نوازے اور دین و دنیا میں کامیاب زندگی عطا کرے۔ (چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی واقف زندگی۔ ربوہ)

○ مکرم برادرم مولوی محمد اسماعیل صاحب بقاپوری (آف کراچی حال وارد ربوہ) بعارضہ ذیابیطس علیل ہیں ان کی شفائے عاجلہ و کاملہ کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(محمد اسمٰعیل منیر۔ مربی سلسلہ)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۵ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

۱۱ اخاء ۱۳۶۳ ہش

خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنیوالوں کی خوش نصیبی

خدا تعالیٰ اپنے جن پیاروں کو اصلاح خلق کے کام پر مامور کرتا ہے انہیں انتہائی نامساعد حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جن لوگوں کی اصلاح اور ہدایت و راہنمائی اور دنیوی و اخروی فلاح و نجاح کی عظیم ذمہ داری ان کے کندھوں پر ڈالی جاتی ہے۔ وہ اپنی تمام تر بداعمالیوں اور گمراہیوں کے اقرار کے باوجود اپنی اصلاح کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ انہیں اللہ والوں کی نصائح اور خرابیوں کی نشاندہی بہت ناگوار گزرتی ہے۔ وہ اپنے آبائی مسلک کی ہیچ کی خاطر خواہ وہ کتنا ہی غلط کیوں نہ ہو) اللہ والوں کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں۔ ان کی یہ مخالفت دشمنی کا روپ دھار لیتی ہے اور وہ انہیں نیست و نابود اور کالعدم کرنے پر تل جاتے ہیں۔

ایسے روح فرسا حالات میں بھی اللہ والے اپنی ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود قطعاً خوفزدہ اور ہراساں نہیں ہوتے۔ وہ تمام تر کوشش اس بات کی کرتے ہیں کہ وہ ایسے اعمال بجا لائیں کہ خدا تعالیٰ خوش ہو کر انہیں اپنی پناہ میں لے لے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہیں تو مخالفین حق کی زبردست جمعیت اور ان کے مخالفانہ منصوبے اور ان کی دھمکیاں اور ڈراوے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ وہ کتنی ہی طاقت کیوں نہ جمع کر لیں اور کتنے ہی ہلاکت خیز منصوبے بنا کر انہیں عملی جامہ پہنانے پر کیوں نہ تل جائیں اور فی الحقیقت انہیں عملی جامہ پہنانا شروع بھی کر دیں۔ وہ ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور اصلاح خلق اور غلبۂ حق کے آسمانی منصوبہ کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے۔

مخالفین حق جتنا زیادہ غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہیں وہ اتنا ہی زیادہ خدائے قادر و کریم کے حضور جھکتے اور اس سے اس کی مدد اور پناہ کے طالب ہوتے ہیں۔ وہ خدا کی راہ میں تکلیفیں اٹھا اٹھا کر اور اعمال حسنہ بجا لا کر اپنی زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ ان کا یہ جاں گسل مجاہدہ ایک طرح سے موت کو گلے لگانے کے مترادف ہوتا ہے لیکن خدائے قادر و توانا ان کی خود اپنے پر مسلط کی جانے والی اس موت پر اپنی خوشنودی کی علامت کے طور پر انہیں نئی زندگی عطا کرتا ہے اور وہ یوں محسوس کرتے ہیں کہ گویا ایک نئی پیدائش انہیں نصیب ہوئی ہے۔ یہ حیات نو ہر چہار اطراف سے خطرات میں گھری ہوئی ہونے کے باوجود لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کے پیغام جانفزا کی حامل ہوتی ہے۔ انہیں اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کی صدائیں پیہم سنائی دیتی ہیں جو مخالفتوں کے طوفانوں میں بھی خوف کو ان کے قریب نہیں آنے دیتیں اور وہ مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ مصائب اٹھاتے اور سختیاں جھیلتے چلے جاتے ہیں۔ وہ یقین کی اس چٹان پر مضبوطی سے قائم ہوتے ہیں کہ ہمارا خدا جس کی پناہ ہمیں حاصل ہے ہمیں ضائع ہونے نہیں دے گا اور غلبۂ حق کے مقصد کو جو اس کا اپنا مقصد ہے۔ بہر صورت و بہر حال پورا کر کے رہے گا۔

اس ازلی اور ابدی حقیقت کو خدا تعالیٰ شروع ہی سے اپنی فعلی شہادت کے ذریعہ آشکار کرتا چلا آیا ہے اور اس طرح اس کے قادر مطلق ہونے کا حتمی اور یقینی ثبوت بار بار اور بہ تکرار منصۂ شہود پر آتا رہا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ ازلی ابدی حقیقت اپنے متبعین کے ذہن نشین کرانے کی غرض سے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:

"اگر دنیا داروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔ بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے۔ غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۶۲)

آپ نے اپنے بیعت کنندگان پر مزید واضح فرمایا کہ اگر وہ نفسانی خواہشات سے بکلی منقطع ہو کر خدا کی راہ میں پاک زندگی اختیار کریں گے اور اس کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے ہر تلخی کو صبر سے برداشت کرتے چلے جائیں گے تو کسی کی مخالفت اور دشمنی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی کیونکہ خدا کی پناہ میں ہونے کی وجہ سے خدا خود ان کا دفاع کرے گا اور انہیں کوئی گزند نہیں پہنچنے دے گا چنانچہ اپنی ہستی پر انقلاب وارد کرنے اور نئی زندگی اختیار کرنے کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"(چاہیئے کہ) اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے۔ نہیں خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا اس پر کبھی برے دن نہیں آسکتے خدا جس کا دوست اور مددگار ہو اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں۔

مختصر یہ کہ خدا خود ان کا محافظ اور ناصر ہو جاتا ہے وہ خدا جو ایسا خدا ہے کہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے، وہ عالم الغیب ہے، وہ حیّ و قیّوم ہے، اس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟ خدا تعالیٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتوں میں بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ آگ میں پڑ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زندہ نکلنا کیا دنیا کے لئے حیرت انگیز امر نہ تھا۔ کیا ایک خطرناک طوفان میں حضرت نوحؑ اور آپ کے رفقاء کا سلامت بچ رہنا کوئی چھوٹی سی بات تھی۔ اس قسم کی بے شمار نظیریں موجود ہیں۔ اور خود اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے کرشمے دکھلائے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۳)

الغرض ان لوگوں کو جنہیں خدا تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا فرما کر اصلاح خلق کے ضمن میں اہم اور عظیم الشان کام سرانجام دینے کے لئے چن لیتا ہے انہیں اپنے ہم جنسوں کی اندھی مخالفت اور دشمنی کی شکل میں انتہائی نامساعد حالات اور غایت درجہ مصائب و شدائد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کی عافیت اسی میں ہوتی ہے کہ وہ زبردست مجاہدۂ نفس کے ذریعہ اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی کر کے اور ایک نئی زندگی سے مالا مال ہو کر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں لے آئیں۔ اس کے بغیر وہ اس عظیم ذمہ داری کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے کمزور کندھوں پر ڈالی جاتی ہے ادا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی خوش نصیبی نہیں ہو سکتی کہ خدا تعالیٰ ان کے صبر و استقامت اور ان کے مجاہدۂ نفس سے خوش ہو کر انہیں اپنی حفاظت اور امان میں لے لے اور ان کے تمام کاموں کا خود متکفل ہو جائے۔

"خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ"

(ترمذی)

دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں ایک بخل اور دوسری بد خلقی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ حجۃ الوداع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دل نکال کر لوگوں کے سامنے رکھ دیا

محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء - کراچی

سید کونین محسن عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایک روشن کتاب بندوں کی ہدایت کے لیے چھوڑی ہے - وہاں بہت سی احادیث کا خزانہ بھی پیچھے چھوڑا ہے - اور آج کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ ہستی جو کہ خاتم النبیینؐ تھی اس کی تصویر کے رنگ کسی طرف سے بھی دھندلے ہیں - اور ایک طالب کے لیے ایسا خزانہ چھوڑا ہے جو کبھی نہ ختم ہونے والا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں جو متقدمین نے لکھا وہ آخری لفظ نہیں - بلکہ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا اور جیسے حالات پیدا ہوتے جائیں گے - اسی سمندر میں سے غوطہ خور موتی نکالتے رہیں گے اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق ان کو وہ وہ نکات ملیں گے کہ کسی کے تشنہ رہ جانے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوگا - ضرورت اس بات کی ہے کہ ڈھونڈنے والے کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو - یا پھر رسولِ مقبولؐ کی محبت اس کے دل میں موجزن ہو اسی کے مطابق اس کی تلاش بار آور ہوگی - اگر غور سے دیکھا جاوے اصل خزانہ تو قرآن پاک ہے جس میں بے بہا موتی ہیں جن کو ہر ایک شخص اپنی بساط کے مطابق پاتا ہے - یہ کتاب ایسی ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ایک کوزہ میں سمندر بند کر دیا ہے - اور انسانی زندگی کے لیے کامل مشعلِ راہ ہے - اور روحانی مدارج کے پانے کے لیے نسخۂ کیمیا ہے مگر ہے یہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ - یہ ہدایت اسی کو دیتی ہے جو کہ تقویٰ رکھتا ہو - اس کتاب کو سمجھنے کے لیے رسولِ پاکؐ کی احادیث ہیں - یہ احادیث حضورؐ کی وفات کے ایک عرصہ بعد جمع کی گئیں مگر جو محنت آئمہ احادیث نے کی ہے اس کی مثال نہیں - ان لوگوں نے ان کی تلاش اور پھر ان احادیث کی صحت پر یقین کے لیے اپنی عمریں گزار دیں - اور آج ہم انہیں لوگوں کے مرہونِ احسان ہیں کہ حضورؐ کی زندگی کا کوئی قول، کوئی فعل ایسا نہیں جو کھلا ورق نہ ہو - ان لوگوں نے بہت کچھ تو اپنی کاوشوں سے تلاش کیا مگر ان علوم کے بعض حصے اللہ تعالیٰ نے ان پر خود کھولے - جہاں تک اوامر اور نواہی کا تعلق ہے - وہ سب قرآن کریم میں موجود ہیں اور ان کی تفصیل احادیث میں ہے - حضورؐ کی ساری زندگی انہیں کی تفصیل بیان کرنے میں گزری - مگر جب حضورؐ کے وصال کا وقت قریب آیا جس کی اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو پہلے سے خبر دیدی تھی اور جب سورۃ النصر مدینہ میں نازل ہوئی تو حضورؐ کو اور یقین ہو گیا کہ اب اللہ تعالیٰ سے ملنے کا وقت آ گیا ہے - جہاں حضورؐ کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی خوشی تھی وہاں اپنے رفقاء کو چھوڑنے کا بھی آپؐ کے دل پر بوجھ تھا - اور حضورؐ کو اس بات کا بھی غم تھا کہ آپؐ کی امت کہیں گمراہی کا راستہ اختیار نہ کرے اور کہیں اس سے وہ کام سرزد نہ ہو جنہوں نے پہلی امتوں کو ہلاک کر دیا تھا - چنانچہ حضورؐ نے ۸ ذی الحجہ ۱۰ھ لوگوں کو آخری نصیحت کرنے کا ارادہ فرمایا - حضورؐ نے ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو میدان عرفات میں جبکہ میدانِ عرفات حجاج سے بھرا ہوا تھا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار لوگ جمع تھے - اور عشاقانِ رسولؐ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تکبیر بلند آواز سے پڑھ رہے تھے - حضورؐ اپنی اونٹنی قصوا پر سوار ان سے مخاطب ہوئے - حضورؐ نے فرمایا :-

"لوگو! میری بات سنو معلوم نہیں کہ میں اور تم پھر کبھی اس جگہ اکٹھے ہوں گے کہ نہیں"

حضورؐ کے طرزِ کلام سے تو پہلے ہی لوگوں کو احساس ہو گیا تھا کہ حضورؐ کوئی ضروری بات کہنے والے ہیں - مگر ان الفاظ سے ان کو اور بھی یقین ہو گیا کہ بہت ہی اہم پیغام ہے پھر حضورؐ نے قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت پڑھی -

"اے لوگو ہم نے تمکو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو - اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے"

پھر حضورؐ نے وضاحت کی کہ نہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت ہے نہ کسی عجمی کو عربی پر - نہ کالا سفید رنگ والے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے فضیلت کا معیار صرف تقویٰ اور پرہیزگاری ہے -

اللہ اللہ ان چند کلمات سے اللہ کے رسولؐ نے افضلیت کا معیار ہی بدل دیا سب سے پہلے تو عربوں کو مخاطب کیا اور ممکنہ غرور پر ایسی ضرب لگائی کہ ہمیشہ کے لیے ان کو چپ کروا دیا - یہی نہیں کہ اب عربی کو عرب ہونے کی حیثیت سے کوئی فضیلت نہیں رہی - بلکہ اب وہ غلام جن پر عرب ہمیشہ مظالم کیا کرتے تھے وہ بھی ان سے افضل ہیں اگر تقویٰ انہیں زیادہ ہوگا - اس بات پر عمل حضرت عمرؓ نے اس وقت کیا جب غلاموں اور غریبوں کو آپ نے رؤسائے مکہ پر فضیلت دی -

پھر فرمایا کہ کالے اور گورے اپنے رنگ کی وجہ سے نہ افضل ہیں اور نہ حقیر مگر افضل وہی ہے جس کو خدا کا قرب حاصل ہو - آج ہزاروں جھگڑوں کے بعد لوگوں کو مشکل سے اس طرف لایا جاتا ہے کہ کالے اور گورے کے حقوق ایک ہی ہونے چاہئیں - کالے گورے کی جنگ تو پچھلے پچاس سال سے چل رہی ہے - جنوبی افریقہ کے گورے آبادکار ابھی تک وہاں کے اصل باشندوں کو ان کے ابتدائی حقوق دینے کے لیے تیار نہیں - امریکہ میں یہ کشمکش ابراہام لنکن کے زمانہ سے شروع ہوئی جب اس نے غلامی کو ختم کیا - مگر وہ ان کو برابری کے حقوق پھر بھی نہ دلوا سکا - ابھی چند سال تک کالے اور گورے ایک سکول میں اپنی تعلیم حاصل نہ کر سکتے تھے - ایک ہی بس میں سوار نہ ہو سکتے تھے - امریکی حکومت اس کو اپنا طرۂ امتیاز سمجھتی ہے - کہ اس نے سارے امتیازات دور کر دیئے مگر یہ کوہ دور ہو گئے - آج بھی جب ایک محلہ میں جو کہ گوروں کا محلہ ہے ایک کالا آ کر آباد ہو جاتا ہے تو ایک تہلکہ مچ جاتا ہے - اس جگہ کی جائیداد کی قیمت گرنی شروع ہو جاتی ہے اور وہ حقارتیں جو دلوں میں ہیں وہ ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں - باوجود قانون کے نہ امریکی حکومت ان حقارتوں کو دور کر سکی اور نہ ہی ان میں وہ اخوت پیدا ہو سکی جو کالے اور گورے کے امتیازات ختم کرنے کا حقیقی منشاء تھا - یہ صورتحال صرف امریکہ میں ہی نہیں ہے بلکہ ہر ملک میں تھوڑے تھوڑے فرق سے موجود ہے -

جہاں قرآنی تعلیم نے اس نفرت کو ختم کرنا چاہا تھا وہاں دوسرے مذاہب نے اس حقارت کو پروان چڑھایا - ہندو مذہب کو ہی لے لو وہ برہمن کو ایسا درجہ دیتا ہے کہ شودر انکی برابری کا خیال بھی نہیں کر سکتا - آپ آسٹریلیا چلے جائیں - ان کے اصل باشندوں کی حیثیت جانوروں سے بھی بدتر ہے - وہاں لوگ کنگرو کو تو اچھا سمجھتے ہیں مگر وہاں کے اصل باشندوں ABORIGINES سے حقارت سے پیش آتے ہیں اور ان سے ہر ظلم روا رکھتے ہیں - ریڈ انڈین ایک بڑی قوم تھی - جس کا ایک تمدن تھا اچھا کردار تھا - مگر جب وہ اس نفرت کی چکی کے نیچے آئے تو انکو ان کے مقامات سے دھکیل دیا گیا - جہاں وہ صدیوں سے اپنی زندگی بسر کرتے تھے - اور اب ان کی یہ حالت ہے کہ اپنے لیے غذا تک مہیا نہیں کر سکتے - یہ کس نے کیا؟ یہ انہوں نے کیا جو اپنے آپ کو مخلوق کا خادم کہتے تھے - اور رحم کا پرچار کرتے تھے - یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ آج اس قوم کا کچھ بھی باقی نہیں رہا - سوائے اس کے کہ اس رنگ اور شکل وصورت کے کچھ لوگ ہیں - جنکا نہ اپنا تمدن ہے نہ مذہب - جنہوں نے ان قوموں کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ ان کی زندگی اب ایسی ہی ہے جیسی چڑیا گھر میں چند جانوروں کی - کاش کہ وہ لوگ خدا کے رسولؐ کی باتوں پر کان دھرتے اور یہ جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے - نہ گورا ہونا خوبی ہے اور نہ کالا ہونا برائی - بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی دین حق کے پیروکار بھی اس الزام سے بری نہیں - آج انہوں نے بھی ذاتیں بنا لی ہیں - کوئی پٹھان ہے کوئی مغل یا پھر کوئی سید - اور عزت سب ان ذاتوں میں قرار دی جاتی ہے - اگر کوئی دھوبی ہے یا نائی ہے یا کمی ہے اس کا کوئی مقام نہیں خواہ وہ اللہ کی نظر میں کتنا ہی بلند مرتبہ رکھتا ہو - علی ھذا القیاس -

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کہ

ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم

اس پر کوئی دھیان نہیں دیا جاتا - ان کو یہ نہیں معلوم کہ قیامت کے دن خدا ان سے یہ نہ پوچھے گا کہ تم کس ذات کے ہو اور کس کی اولاد ہو - بلکہ یہ پوچھے گا کہ تمہارے کھاتے میں کیا ہے - آج سے چودہ سو برس پہلے اللہ کے رسولؐ نے اپنے آخری خطاب میں یہ کہہ کر کہ تقویٰ ہی معیار فضیلت ہے اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو بری کریں۔ حضورؐ کے یہ الفاظ ہیں:۔

"سارے انسان آدم کی اولاد میں سے ہیں۔ اور آدم مٹی سے پیدا ہوا آئندہ برتری کے تمام دعوے اور خون و مال کے جملہ مطالبات میرے پاؤں کے نیچے ہیں ہاں بیت اللہ کی تولیت اور حجاج کو پانی پلانے کی خدمت حسب معمول باقی رہے گی۔"

پھر حضور نے فرمایا۔

"اے قریش کی جماعت تم خدا تعالیٰ کے حضور ایسے مت آؤ کہ تمہاری گردنوں پر دنیا کا بوجھ ہو۔ اور دوسرے لوگ آخرت کا توشہ لیکر حاضر ہوں یاد رکھو اس صورت میں خدا کے حضور میں تم کو کچھ فائدہ نہ دے سکوں گا۔ اے قبیلہ قریش! خدا نے تمہاری نخوت کو جس کا تعلق زمانہ جاہلیت سے ہے ختم کر دیا ہے آباؤ اجداد کی عظمت پر فخر کرنے کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ لوگو! تمہارے خون اور مال اور عزتیں ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے پر حرام کر دی گئی ہیں۔"

پھر فرمایا:۔

"ان امور کی عظمت ایسی ہے جیسی اس دن کی اور اس مہینہ کی اس شہر میں ہے۔ تم سب کو خدا سے ملنا ہے وہ تمکو تمہارے کاموں کے متعلق پوچھے گا۔"

حضورؐ نے یہاں قریش کو مخاطب کیا کیونکہ یہ سب سے معزز قبیلہ تھا۔ مگر حضورؐ کا مقصد سارے کلمہ گوؤں تک یہ روح میں اتر جانے والے الفاظ پہنچانا تھا۔ آج کوئی کلمہ گو نہیں کہہ سکتا کہ میں مخاطب نہیں حقیقت یہ ہے کہ جب تک کلمہ گو پیدا ہوتے رہیں گے، جب تک دین حق زندہ رہے گا حضورؐ کے یہ الفاظ مشعل راہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے نہ صرف پہلی نخوتیں ختم کر دیں بلکہ جو بھی نخوت آئندہ کسی کلمہ گو کے دل میں پیدا ہونے کا امکان تھا۔ اس کو بھی کچل دیا۔ اسی طرح تمام برتریاں بھی ختم کر دیں۔ اور سب لوگوں کو بتایا کہ آخرت میں اگر کچھ کام آئے گا تو وہ نیک عمل ہوگا۔ آباؤ اجداد کی عظمت کچھ کام نہ آئے گی۔ ہر کلمہ گو کا خون مال اور عزت دوسرے کلمہ گو پر حرام ہوگیا۔ اور ان کی ایسی ہی حرمت ہوگی جو اس دن کی حرمت تھی۔ اس مہینہ کی حرمت تھی اس شہر کی حرمت تھی۔

آج دین حق کے پیروکار جس حال میں ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ حضورؐ کی وہ نصیحت جو حضورؐ نے اپنے آخری حج کے موقعہ پر کی وہ بھول گئے۔

اس میں شک نہیں کہ ہمیں ملکی آزادی مل گئی مگر ہم ذہنی طور پر پہلے سے زیادہ غلام ہیں ہمارے تمدن اور شعار کی کوئی قیمت نہیں ہر شخص چاہتا ہے مغربیت کا لبادہ پہن لے۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کو بھول جائے۔ اس بارہ میں حضورؐ نے خطبۂ حجۃ الوداع میں خبردار کیا تھا۔ جب حضورؐ نے فرمایا تھا "تمہارے خون اور مال اور عزتیں ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے پر حرام کر دی گئی ہیں"۔ پھر آپؐ نے فرمایا تھا:۔

"خبردار میرے بعد گمراہی کی طرف نہ لوٹ جانا۔ مبادا کہ ایک دوسرے سے باہم الجھ پڑو اور کشت و خون تک نوبت آجاوے۔ اگر کسی کے پاس امانت رکھی جاوے تو اسے چاہیئے کہ وہ امانت رکھوانے والے کے پاس پہنچا دے۔"

یہاں یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ امانت صرف روپے پیسے ہی کی امانت نہیں۔

بلکہ امانت وہ چیز ہے جو کسی کو ملنی چاہیئے جس کا کسی کو حق ہو۔ خواہ ایک معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو۔ ہمارے پاس آج کے معاشرہ میں ہزاروں امانتیں ہیں کیا ہم ان امانتوں کو ان کے حق والوں کو پہنچاتے ہیں سوچنا یہ ہے کہ کیا ہم ایسی امانتیں ادا کرتے ہیں یعنی اللہ اور اس کے رسولؐ نے جو ہم پر واجب کیا تھا وہ اس کے حق داروں کو دیتے ہیں کہ نہیں۔ بھائی کو بھائی اس کا حق نہیں دیتا ہمسایہ کو ہمسایہ کا حق نہیں ملتا۔ رسول پاکؐ نے تو یہ فرمایا کہ راستہ کے بھی حق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو قرآن کریم میں بھی واضح کر دیا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا (النساء: ۵۹)

آپؐ نے اس خطبہ میں اخوت اور غلاموں کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلائی:۔

حضورؐ نے فرمایا:۔

"لوگو! ہر کلمہ گو دوسرے کلمہ گو کا بھائی ہے اور تمام کلمہ گو بھائی بھائی ہیں اپنے غلاموں کا خیال رکھنا انکو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور انہیں اپنے جیسا ہی لباس پہناؤ۔"

کاش دین حق کے پیروکار سمجھتے کہ سب کلمہ گو بھائی بھائی ہیں اور ایک نوکر کا بھی حق ہے کہ وہ وہی کھائے جو اس کا مالک کھاتا ہے اور وہی پہنے جو اس کا مالک پہنتا ہے اگر یہ ہو جائے تو سارا جھگڑا ہی ختم ہو جائے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کسی کے بھائی پر کوئی حملہ کرے تو دوسرا بھائی بیٹھا دیکھتا رہے۔ غلام سے یہاں وہ لوگ ہی مراد نہیں جو پہلے زمانہ میں غلام کہلاتے تھے۔ اس سے مراد ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو غلام تو نہیں مگر اقتصادی اور معاشرتی رنگ میں ان کی حالت غلاموں جیسی ہی ہو۔ یہاں یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کلمہ گو ہی ہوں وہ کسی مذہب یا ملت سے تعلق رکھ سکتے ہیں۔ کیا بلند تعلیم ہے! آج نہ یورپ یہ فخر کر سکتا ہے اور نہ ہی امریکہ کہ انہوں نے انسانوں میں بحیثیت انسان تفریق مٹا دی

پھر حضورؐ نے فرمایا:۔

"میں زمانہ جاہلیت کے معاشرہ کو ختم کرتا ہوں۔ زمانہ جاہلیت کے تمام خون اب کالعدم ہیں۔ پہلا خون جس کو میں کالعدم کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون ہے جس کو بنو ہزیل نے قتل کیا تھا۔ زمانہ جاہلیت کے سودی کاروبار ختم کرتا ہوں۔ اور پہلا سود جو میں ختم کرتا ہوں وہ عباس بن عبد المطلب کا سود ہے۔ جو اب کلیۃً کالعدم ہے۔"

ان چند الفاظ میں حضورؐ نے زمانہ جاہلیت کے خون اور سود ختم کر دیئے۔ یہ دونوں باتیں جھگڑوں کی بنیاد تھیں اور حضورؐ نے بہت لطیف طریقہ سے انکو ختم کر دیا۔

حضورؐ نے حقوق کے بارے میں فرمایا:۔

"لوگو! خدا نے ہر حقدار کا حق ادا کر دیا ہے۔ آئندہ کسی وارث کے لیے وصیت نہیں۔"

باوجود اس کے کہ وراثت کے متعلق تفصیلی احکام موجود تھے۔ مگر اس آخری خطبہ میں یہ بات بیان کر کے اس کی اہمیت ظاہر کر دی۔ یہ تو سب جانتے ہی ہیں کہ سارے جھگڑے کسی وارث کو اس کا حق نہ دینے یا اس کے حق سے زیادہ دینے سے ہی ہوتے ہیں۔ اب آپ وصیت سے غیر وارث کو ایک تہائی تک جائیداد کا حصہ دے سکتے ہیں مگر وارث کو قرآن نے اس کا جو حق دیا ہے اس سے ایک حبہ بھی کم نہیں دیا جا سکتا۔ اس بات پر اگر آج عمل ہو تو ایک تو اقتصادی توازن خراب نہ ہوگا۔ دوسرے دنیا میں جتنے جھگڑے ہیں۔ ان میں سے آدھے ختم ہو جائیں گے۔ نہ ہی کوئی قتل غارت ہوگا اور نہ ہی خون خرابہ۔ بات تو چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ مگر اس کے نتائج بڑے ہیں یہ حکم سب نفرتوں کی جڑ کاٹ کے رکھ دیتا ہے۔

اولاد کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا:۔

"بچہ اس کی طرف منسوب ہوگا جس کے بستر پر اس کی پیدائش ہوگی اور زانی کے لیے پتھر اور اس کا حساب خدا کے ہاں ہوگا۔"

اسی طرح فرمایا:۔

"جو کوئی اپنا نسب بدلے یا کوئی غلام اپنے آقا کے سوا کسی اور کو آقا ظاہر کرے اس پر خدا کی لعنت۔"

آجکل کی تمدنی دنیا میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ولدیت کے مسئلے پر بہت سے جھگڑے ہوئے حضور نے ان کا دو ٹوک فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح نسب بدلنے والے اور غلام اپنے آقا سے منحرف ہونے والے پر لعنت فرمائی۔ قرض کی ادائیگی تو ہر سوسائٹی میں واجب ہے مگر اس خطبہ میں حضورؐ نے تاکید کر کے اسے ایک اور اہمیت دے دی ہے۔ حضورؐ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"قرض کی ادائیگی واجب ہے عاریۃً لی ہوئی چیز واپس کی جائے۔ ہدیہ کا بدلہ دینا چاہیئے۔ ضامن تاوان ادا کرے۔ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے کہ جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور وہ خوشی خوشی دے۔ اپنے نفسوں پر اور ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کا مال اس کی اجازت کے بغیر کسی کو دے۔"

سبحان اللہ کس طرح کم سے کم الفاظ میں بہت بڑے مضامین کو بیان کر دیا۔ ان الفاظ کی وسعت کو جتنا سوچیں اتنی ہی بڑھتی ہے۔ چند فقروں میں قرض کی ادائیگی کی اہمیت بیان کر دی۔ ضامن کی ذمہ داری، ہدیہ کا بدلہ، بھائی کے مال کو کسی رنگ میں بھی نہ لینا، بیک زبان سب کی ممانعت کر دی۔ اور ان کے سامنے ایک تلوار لٹکا کر دکھا دیا کہ حضورؐ کی باتوں سے منحرف ہونے سے نہ صرف ایمان جائے گا بلکہ دنیا اور آخرت میں بھی گھاٹا ہوگا۔ آخر میں عورتوں کو بھی خبردار کیا کہ وہ اپنے خاوندوں کے مال کی امین ہیں۔

اللھم صل علی محمد و آل محمد
سید ولد آدم و خاتم النبیین۔

عورتیں چونکہ کمزور ہوتی ہیں اور ہمیشہ سے ان پر ظلم ہوتا آیا ہے ان کے بارے میں مردوں کو خاص توجہ دلائی کمزور عورت مرد کے ظلم اور تشدد میں پس نہ جائے۔ اور اسے بھی تنبیہ کی ہے کہ جہاں اس کی حفاظت کے احکام ہیں وہاں اس کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ اس کی ذمہ داری عفت ہے اور بے راہ روی سے کنارہ کشی ہے۔ اس بارہ میں حضورؐ کے پیارے الفاظ یہ ہیں:۔

"اے لوگو! تم پر تمہاری عورتوں کے حقوق ہیں۔ اسی طرح ان پر تمہارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقوق واجب ہیں - عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم ناپسند کرتے ہو - اور وہ کوئی خیانت نہ کریں کوئی کھلی بے حیائی کا کام نہ کریں - اگر وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ کیطرف سے تمکو اجازت ہے کہ ان سے قطع تعلق کر لو - اور ان کو معمول جسمانی سزا بھی دو - اور اگر وہ ان امور سے باز آجائیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو معمول کے مطابق انکا نان نفقہ اور لباس تم پر فرض ہے "

پھر حضورؐ نے فرمایا -

"خواتین سے اچھا سلوک کرو کیونکہ وہ تمہارے ماتحت ہیں اور وہ اپنی ذات کے لیے کچھ نہیں کر سکتیں - ان کے متعلق خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو - کیونکہ انکو تم نے خدا تعالیٰ کے نام پر لیا اور تمہارے لیے اسی نام پر حلال ہوئیں -

لوگو! میری بات سمجھ لو - میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا "

عورت ذات جو ہمیشہ سے مظلوم چلی آئی ہے اس احسانِ عظیم کو نہیں بھول سکتی جو کہ رسول پاکؐ نے اس پر کیا - آج جبکہ میاں بیوی کے تعلقات سب دنیا کے لیے ایک مسئلہ بنے ہوئے ہیں اور روزانہ ہزاروں گھر ٹوٹتے ہیں یہ نوبت نہ آتی اگر حضورؐ کی آخری وصیت پر عمل کیا جاتا - عورت اپنی حد میں رہتی اور مرد اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتا - وہ گھرانے جو انہیں وجوہ پر دوزخ کا نمونہ بنے ہوئے ہیں - ان کا ہر فرد بھی سکون کی زندگی بسر کر سکتا - مگر شرط یہی تھی کہ وہ اپنے رسول کی آواز کو سنتا - اور اپنے دل کو بھی ٹٹولتا کہ کہیں مجھ سے تو کوئی کوتاہی نہیں ہو رہی - دراصل میاں بیوی زندگی کی گاڑی کے دو پہیئے ہوتے ہیں - جہاں ایک پہیئے میں خرابی ہوئی دوسرا بھی کام کرنا بند کر دیتا ہے ہر معاشرے کی بنیاد باپ اور ماں ہی ہیں - جہاں ماں باپ کے تعلقات خراب ہوئے وہ ایک ناسور کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور یہ ناسور پھر بچوں میں بھی چلا جاتا ہے اور ہر قسم کی برائی کا پیش خیمہ ہوتا ہے اس کے اثرات نہ صرف [illegible] ہوتے ہیں بلکہ اخلاق برباد ہوتے ہیں [illegible] سکونِ قلب اور سارے گھر کا امن ختم ہو جاتا ہے -

عورتوں کے بارہ میں نصائح کے بعد حضورؐ نے فرمایا "میں نے تم میں ایک اہم چیز چھوڑی ہے اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تم کبھی گمراہ نہ ہو گے - وہ اہم چیز خدا کی کتاب ہے "

پھر فرمایا :-

" دین کے معاملہ میں غلو سے بچنا - تم سے پہلے لوگ دین کے معاملہ میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہو گئے - "

حضورؐ کے خطبہ کا یہ مرکزی نقطہ ہے

(۱) اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑنا

(۲) دین کے معاملہ میں غلو سے بچنا -

آج بہت سے لوگوں نے یا تو خدا کی کتاب کو بالکل چھوڑ دیا ہے یا پھر دین کے معاملہ میں غلو کیا ہے - مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ دو ہی چیزیں تھیں جن کی وجہ سے قومیں ہلاک ہو گئیں - یہود کو ہی لے لو ان کو خدا کے منتخب بندے یعنی CHOSEN PEOPLE OF GOD کہا جاتا تھا مگر انہیں لوگوں کو خدا نے بعد میں مغضوب علیہم قرار دیا - ان پر طرح طرح کے عذاب آئے اور انہیں ہمیشہ کے لئے ذلیل کر دیا گیا - یہی حال دوسری قوموں کا ہوا جنہوں نے خدا کی کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا - کاش کہ دینِ حق کے پیروکار اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑیں اور دین میں غلو نہ کریں اور اس طرح ہلاکت جو ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے اس سے بچ جائیں - مگر اللہ کی تقدیر نے بھی پورا ہونا تھا - آگے کیا ہونے والا ہے وہ ہمارے رسولؐ نے بتلا دیا ہے جو بھی قوم قرآن کو عزت دے گی اسی کے ہاتھوں دین کا جھنڈا پھر اونچا ہو گا - اور شیطان کا ایک دفعہ پھر سر کچلا جاوے گا - شیطان کے بارے میں حضورؐ فرماتے ہیں :-

" شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ اب اس کی اس سرزمین میں عبادت کی جائے لیکن اس بات کا امکان ہے کہ ایسے امور میں جن کو تم معمولی سمجھتے ہو اس کی اطاعت کر لی جاوے اور وہ اس پر راضی ہو جاوے اس لئے تم اپنے دین کے سہارے پر اس سے بچتے رہو - "

آخر میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا :-

" لوگو! اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور مہینے بھر کے روزے رکھو - اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوشی سے ادا کرتے رہو اپنے رب کے گھر کا حج کرو اور اپنے حکام کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے "

پھر فرمایا :-

" سن لو! مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہو گا - اور اب نہ والد کے بدلے بیٹا مجرم ہو گا اور نہ بیٹے کا بدلہ والد سے لیا جاوے گا - "

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا :-

" سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ یہ امور ان اشخاص کو پہنچا دیں جو یہاں نہیں ہیں - کیونکہ ممکن ہے جن کو یہ پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والے سے زیادہ سمجھنے والا ہو - تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تم جواب میں کیا کہو گے - "

صحابہؓ نے جواب دیا کہ ہم اس امر کی شہادت دیں گے کہ آپؐ نے امانت ادا کر دی اور آپؐ نے پیغام پہنچا دیا - اور خیر خواہی فرمائی -

یہ جواب سن کر آپؐ نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے (اور لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) تین مرتبہ کہا :-

" خدایا گواہ رہنا - خدایا گواہ رہنا - خدایا گواہ رہنا - "

یوں تو جب حضورؐ خطاب فرماتے تو لوگ جھوم جاتے مگر اس موقعہ پر تو سماں ہی اور تھا - حضورؐ کا جلال اور جمال دونوں ہی ظاہر ہو رہے تھے آپؐ کا ایک ایک لفظ لوگوں کے دلوں میں پیوست ہو رہا تھا - جیسے تیر اپنے نشانہ پر - لوگوں کی کیا کیفیت تھی اس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے - حضورؐ نے ان چند الفاظ میں اپنی ساری زندگی کا نچوڑ لوگوں تک پہنچا دیا - ان میں ایک درد اور قلق تھا جس کو ایک لاکھ چوبیس ہزار فرزندانِ توحید نے سنا - آج ساری دنیا کے مظلوم - ساری دنیا کی عورتیں - وہ گورے ہوں یا کالے آپؐ کے احسان کے جوئے کے نیچے ہیں کہ آپؐ نے ان کو آگ کے کنارے پر سے بچا لیا (اگر وہ تدبر کریں) یہ وہ چار ٹرسے جس کی مثل کوئی دنیا کا شخص پیدا نہیں کر سکتا - ایک سمندر ہے جس کو ایک کوزہ میں بند کیا ہوا ہے - یہ قرآن اور حضورؐ کی زندگی کا نچوڑ ہے اس سے دنیا کو ایسا امن ملے گا کہ پھر دنیا دکھ نہ دیکھے گی - مگر شرط یہی ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے - وہ رسولؐ جس نے اس نیت کے لئے اتنی دعائیں کیں کہ اس کا کسی کو بھی اندازہ نہیں اس نے جانے سے پہلے اپنا دل لوگوں کے سامنے نکال کر رکھ دیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کی خدمات

انسان کی موت پر غم کا اظہار کیا جاتا ہے - چاہیئے کہ اس موقع پر صرف ثنا یافتہ کے فضائل اس کی خوبیوں اور ایسے فیض رساں وجود کی جدائی پر اظہار رنج و الم کیا جائے - اس ضمن میں مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم کے لیے حقیقی اظہار غم اسی طرح ممکن ہے کہ مرحوم کی گراں قدر خدمات کا ذکر کیا جائے - مولوی صاحب مرحوم نے جو خدماتِ دینی بیرونی ممالک میں انجام دیں اور مختلف مذاہب کے پیروؤں کو قرآن کریم کی تعلیم اور دینی حکمتوں سے روشناس کرایا - ان خدماتِ جلیلہ کے بارے میں سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر بہت کچھ مواد پیش کرتا رہا ہے - علاوہ ان خدمات کے آپ کی ادبی خدمات بھی قابل صد تحسین ہیں - آپ خاکسار سے اکثر مشورہ سخن کرتے رہتے تھے - خاکسار نے انہیں ادبی رنگ میں بھی بہت ذہین و فہیم پایا - خاکسار نے ایک دو بار اصناف سخن و عیوب سخن کے متعلق جو اشارات کیے پھر وہ سقم کبھی ان کے کلام میں نہیں پایا گیا - ادبی میدان میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں انہوں نے نہایت سادہ فصیح شاعری کی ہے ان کے کلام میں ابہام اور دقت فکر نہیں ہے - آمد میں جو کچھ کہا خوب خوب کہا ان کے کلام اور ان کے کام ان کو زندہ جاوید بنا گئے اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور اپنے فضل سے مرحوم کو اپنے قرب کے درجات میں بڑھاتا رہے - آمین

(قیس مینائی نجیب آبادی)

درخواست ہائے دعا

- ○ خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم سید عاطف حسین کی ۱۳ جولائی کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی ٹانگ صحیح نہ جڑنے پر دوبارہ اپریشن ہوا ہے اور پی - اے ایف ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں

(سید حنیف احمد قمر جامعہ احمدیہ ربوہ)

- ○ محترمہ ناصرہ بیگم اہلیہ مکرم مسعود احمد خورشید کا پتے کا اپریشن ہوا ہے

(عبدالرشید سماٹری - کراچی)

- ○ خاکسار کی اہلیہ مریم صدیقہ صاحبہ کا پیٹ میں رسولی کا اپریشن ہو گیا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوا ہے -

(عبداللطیف خان دارالعلوم وسطی)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں -

محترمہ فاطمہ مرحومہ کا ذکرِ خیر

از مکرم حافظ بشیر احمد ہوشیارپوری ، ربوہ

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اپنے وفات یافتہ پیاروں کا ذکر نیکی کے رنگ میں کرو۔ اس ارشاد میں یہ غرض مدنظر ہے کہ وفات یافتہ لوگوں کی نیکیوں کے ذکر سے دوسرے لوگوں میں نیکی کی تحریک ہو۔ اور اسی طرح ان کی نیکیوں کے ذکر کو پڑھ کر لوگ ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کریں۔ اسی غرض سے یہ چند سطور اپنی مرحومہ پیاری بہن فاطمہ کے متعلق لکھ رہا ہوں۔

میری ہمشیرہ فاطمہ بنت حاجی نواب خان صاحب مرحوم موضع پھگلانہ ضلع ہوشیارپور میں ۱۹۱۲ء کے قریب پیدا ہوئیں اور ۲۷ اگست ۱۹۸۴ء کو فیصل آباد کے نواحی موضع رسالے والا میں ۷۲ سال کی عمر میں ٹائیفائیڈ کے عارضہ سے وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ موصیہ تھیں ان کا جنازہ اسی دن ربوہ لایا گیا اور مکرم و محترم جناب صوفی غلام محمد صاحب نے نماز مغرب کے بعد البیت المبارک میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد انھیں دعاؤں کے ساتھ بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

مرحومہ نے نہایت اچھے اور پاکیزہ ماحول میں احمدیت کے سایہ میں پرورش پائی۔ بچپن سے ہی خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتی تھیں۔ نماز روزہ کی سختی سے پابند تھیں اور دعاؤں اور نماز تہجد کا شغف تھا۔ بیماری کی حالت میں بھی اپنے دینی فرائض سے غافل نہ ہوتی تھیں۔

ان کا دن نماز فجر کے بعد طبی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوتا تھا جو ڈیڑھ دو گھنٹہ تک جاری رہتی تھی۔

ان کی شادی ۱۹۴۳ء میں ہوئی۔ جس سے کوئی اولاد نہ تھی۔ ہندوستان سے ہجرت کے بعد دیگر افراد خاندان کے ساتھ چک ۸۸ ج ب ضلع فیصل آباد میں مقیم رہیں۔ نہایت صلح جو اور امن پسند طبیعت کی مالک تھیں۔ اپنے عقائد کے لئے بڑی غیور تھیں اور ان پر سختی سے قائم اور عمل پیرا تھیں۔ ۱۹۵۱ء میں وصیت کی اس وقت ان کے پاس کچھ پونجی بصورت چاندی موجود تھی جو ساری کی ساری انھوں نے وصیت کے حساب میں ادا کر دی۔ دیگر مالی قربانیاں بھی اپنی استعداد کے مطابق کرتی رہتی تھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے جماعت میں جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کی تحریک فرمائی تو ہمشیرہ نے اپنے کانوں سے سونے کی بالیاں اتار کر پیش کر دیں۔ جو دو دیگوں کی قیمت کے برابر تھیں۔ ہم سب بہن بھائیوں سے بڑی محبت و شفقت سے پیش آتیں۔ جب کبھی ہم اکٹھے ہوتے تو خوشی سے پھولے نہ سماتیں۔ میں بچپن سے ہی بینائی سے محروم ہوں۔ میری اس کمزوری کی وجہ سے میرا خاص خیال رکھتیں اور کھانے پینے اور دیگر ضروریات زندگی میں میری خاص الخاص اعانت فرماتیں۔

میرے بھائی برادرم رانا محمود احمد کی اہلیہ ۱۹۶۰ء میں بقضائے الٰہی فوت ہو گئیں تو ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ نے ان کے پانچ چھوٹے بچوں کو ماں کا پیار دے کر پالا اور نہایت عمدہ تربیت کی ان کی دینی و دنیاوی ترقی کے لئے کوشاں رہیں اور بڑی لگن سے ان کو قرآن کریم کی تعلیم دی۔

ہماری والدہ مرحومہ نے فروری ۱۹۸۴ء میں وفات پائی۔ ہمشیرہ صاحبہ کو ان کی صحت و بیماری میں شاندار خدمات کی توفیق ملی وہ فرماتی تھیں کہ والدہ صاحبہ کی خدمت کے لئے انھیں خواب میں خاص طور پر اشارہ ہوا ہے چنانچہ ہم سب سے والدہ کی خدمت میں ان کا زیادہ حصہ ہے۔ جھوٹ سے سخت نفرت تھی اور سچائی کے لئے ایک شمشیر برہنہ تھیں۔ کسی صورت میں بھی سچائی سے دست بردار نہ ہوتی تھیں۔

غرض انھوں نے اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے مخلص اور فرمانبردار بندے کی حیثیت میں بسر کی اور اخلاص اور فرماں برداری کا تحفہ لے کر دربار الٰہی میں حاضر ہو گئیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں اور نیز یہ کہ ہمیں اس حال میں موت آئے جو ہمارا خالق و مالک آسمانی آقا ہمارے گناہ معاف کر چکا ہو اور اپنی رضامندی کی چادر میں لپیٹ چکا ہو۔ (آمین)

بیٹھے بیٹھے حق کمانے والے احمدی فرد کو اصلی آمد کے مطابق شامل کیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت اولاد اور انصار

موت سے گر خود ہوئے ڈر کچھ کرو بچوں پہ رحم ؛ امن کی راہ پہ چلو بن کو کرو مت اغیار

(۱) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (تحریم) اے مومنو! اپنے اہل کو اور اپنی جانوں کو بھی دوزخ سے بچاؤ۔ نیز فرمایا:۔ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طٰہٰ) اور تو اپنے اہل کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور خود بھی اس پہ قائم رہ۔ اس حکم میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک واعظ کا وعظ اور تحریک اس صورت میں کامیاب نتیجہ خیز اور موثر ہو سکتی ہے جب وہ خود بھی اس پہ قائم اور کاربند ہو۔ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ آیا ہے کہ جنتی لوگ قیامت کے دن دوزخیوں سے دریافت کریں گے اور پوچھیں گے کہ تم کو کیا چیز دوزخ کی طرف لے گئی۔ وہ جواب دیں گے لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ۔ ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اس واقعہ کو جب پہلے حکم سے ملایا جائے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ اپنی جانوں کو اور اپنے اہل کو دوزخ سے بچاؤ تو مطلب یہ بنتا ہے کہ ان کو نماز کا حکم دیتے رہو۔ نماز کو قائم کرو۔ کیونکہ بے نمازی ہونا ان کو آگ میں لے جائے گا۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ۔

کہ اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کی تاکید کرو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں اور وہ نماز نہ پڑھیں تو اس صورت میں ان پر سختی کرو۔ اس حدیث سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ سات سال کی عمر تک بچوں کو نماز کے اسباق اور اس کے آداب و ارکان اچھی طرح سکھا دیئے جائیں۔ اور پھر ان کو نماز پڑھنے کی تاکید کی جائے اور باقاعدہ نگرانی کی جائے۔ وعظ و نصیحت اور تحریک و تحریص اور نگرانی کا یہ سلسلہ کم از کم تین سال تک جاری رہے۔ دس سال کی عمر پر ان کی لاپرواہی اور سستی کی صورت میں بدنی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔

لیکن تربیت اولاد کے لئے سب سے بنیادی چیز جو قرآن و حدیث سے نماز سے بھی پہلے معلوم ہوتی ہے۔ وہ ان کے لئے دعائیں کرنا ہے حتیٰ کہ یہ ذریعہ، تربیت بچوں کی پیدائش سے بھی پہلے اختیار کرنے کی تاکید ملتی ہے۔ جیسا کہ ہر نمازی اپنے بچپن سے ہی یہ دعا کرتا ہے:۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ۔

کہ اے اللہ مجھ کو اور میری اولاد کو نماز کا قائم کرنے والا بنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میاں بیوی کے مخصوص تعلقات سے پہلے یہ دعا پڑھی جایا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔

کہ اے اللہ ہم کو شیطان سے دور رکھیو اور اس تعلق کے نتیجہ میں جو تو ہمیں عطا کرے شیطان کو اس سے بھی دور رکھیو۔

ایک ناصر کی دعا:۔

نظام جماعت کے لحاظ سے انصار کی ذیلی تنظیم سے مراد وہ حضرات ہیں جن کی عمر میں چالیس سال اور اس سے زائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی صورت احقاف میں آیا ہے کہ جب انسان پختگی کی عمر یعنی چالیس سال کو پہنچتا ہے تو وہ اس طرح دعا کرتا ہے۔ کہ

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ۔

(احقاف آیت ۱۶)

یعنی اے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں ایسے اچھے عمل کروں جو تیری پسند اور رضا کا موجب ہوں۔ اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ سو انصار بھائیوں کو کثرت سے اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴)

نیز فرماتے ہیں:۔

"میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں اپنے دوستوں

اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں کہ:-

"حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے بچوں کی عبادت کا خیال نہیں کرتے ان کی اولادیں لازماً ہلاک ہوجایا کرتی ہیں۔ اس لئے وہ اس طرف توجہ کریں اور اپنی اولادوں کو اپنے ہی ہاتھوں سے قتل نہ کریں۔" (الفضل ۲۰ جون ۱۹۸۳ء)

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحمت سے ہمیں نیک و صالح اولاد کے باپ بننے کی عزت عطا فرمائے۔ آمین (نائب مدیر تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

محترم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب بقضائے الٰہی ۷۵ سال کی عمر میں بروز منگل ۲۵ ستمبر صبح ۷ بجے اپنی رہائش گاہ واقع ہشتنگری پشاور شہر میں اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم و مغفور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت ہنس مکھ جو بھی ان کے پاس جاتا گلے لگا کر ملتے۔ اکثر اوقات سلسلہ احمدیہ کی باتوں میں گزارتے۔ زندگی کے آخری ایام میں قوتِ شنوائی جاتی رہی تھی۔ ان کی جگہ ان کی صاحبزادی ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ اور مکرم نگزار احمد صاحب دکان پر پریکٹس کرتے ہیں۔ زندگی کے آخری ایام تک صحت اچھی رہی۔ فوت ہونے والے دن بھی کسی کو گمان نہ تھا کہ اس دار فانی سے رخصت ہو جائیں گے۔

مرحوم گھگھیاٹ بھیرہ ضلع سرگودھا میں ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوئے ۱۹۲۸ء سے پریکٹس شروع کی اور صوبہ سرحد کے مختلف جگہوں پر کام کرتے رہے ۱۹۵۱ء میں بنی ضلع پشاور میں پریکٹس کی ۲ سال بعد ہشتنگری پشاور منتقل ہو گئے

اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو نہایت نیک و صالح اور جماعت کی خاطر قربانیاں کرنے والی اولاد سے نوازا ہے محترمہ ڈاکٹر قریشی بشریٰ صاحبہ لجنہ اماء اللہ پشاور میں بلکہ تمام صوبہ سرحد میں چندوں میں پیش پیش ہیں جبکہ مکرم نگزار احمد صاحب اپریل ۱۹۸۲ تا جنوری ۱۹۸۴ء قائد ضلع پشاور کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مرحوم کے ایک صاحبزادے مکرم اقبال احمد صاحب امریکہ میں۔ جبکہ دوسرے صاحبزادے مکرم بشارت احمد صاحب انگلستان میں اور ایک صاحبزادی مکرمہ زکیہ بیگم صاحبہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔ جنازہ کے وقت تینوں موجود نہ تھے البتہ مکرم بشارت احمد صاحب انگلستان سے اگلے دن تشریف لے آئے جنازہ احمدیہ قبرستان میں برادرم مکرم ارشاد احمد خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ پشاور نے پڑھایا۔ بعدہٗ تدفین عمل میں آئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ڈاکٹر مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی اولاد پر اپنی رحمتیں جاری و ساری رکھے۔

(سعید احمد خان سہیل مربی سلسلہ پشاور صدر)

میرے بہنوئی چوہدری سعید احمد آف راولپنڈی ۶ ستمبر کو کار کے ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت ہی ملنسار تھے اور اپنی خوش اخلاقی کی وجہ سے تمام خاندان میں مشہور تھے مہمان نوازی ان کا شیوہ تھا ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہونا اپنا فرض سمجھتے تھے غرض کہ مرحوم نہایت ہی اعلیٰ صفات کے مالک تھے مرحوم نے اپنے پیچھے یادگار کے طور پر دو بیٹے دو بیٹیاں چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت بیوہ اور بچوں کے لیے خاص دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حسنات سے نوازے (آمین) اور مرحوم کو جنت کے بلند مراتب سے نوازے اور ان کی مغفرت فرمائے آمین۔

(مبارکہ اعظم سمبڑیال)

جماعت کی اندرونی اصلاح

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بھی ہو جاتی ہیں اور معمولی نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتا ہے۔ اور اپنے بھائی سے لڑتا ہے یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے، یہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ایک اگر اپنی غلطی کا اعتراف کرلے۔ تو کیا حرج ہے۔

بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلت کا اقرار کیے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا۔ اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہیئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے۔ اور اس کی عزت و آبرو پر حملہ نہ کرے۔

ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ ایک ملا نے کہا یہ آیت غلط لکھی ہے۔ بادشاہ نے اسی وقت اس آیت پر دائرہ کھینچ دیا۔ کہ اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اس دائرہ کو کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا۔ تو اس نے کہا۔ کہ دراصل وہ غلطی پر تھا۔ مگر میں نے اس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اس کی دلجوئی ہو جائے۔

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیئے غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں۔ اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی تقویٰ حاصل کرو۔ کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔

خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جبکہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔ اگر وہی جوش رعونت تکبر۔ عجب۔ ریاکاری سریع الغضب ہونا باقی ہے۔ جو دوسروں میں بھی ہے تو فرق ہی کیا ہے۔ سعید اگر ایک ہی ہو اور وہ سارے گاؤں میں ایک ہی ہو۔ تو لوگ کرامت کی طرح اس سے متاثر ہوں گے۔ نیک انسان جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر نیکی اختیار کرتا ہے۔ اس میں ایک ربانی رعب ہوتا ہے اور دلوں میں پڑ جاتا ہے کہ یہ باخدا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے خدا تعالیٰ اپنی عظمت سے اس کو حصہ دیتا ہے اور یہی طریق نیک بختی کا ہے۔

پس یاد رکھو۔ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع اخلاق کے متمم ہیں۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ نے آخری نمونہ آپ کے اخلاق کا قائم کیا ہے۔ اسی وقت بھی اگر وہی درندگی رہی۔ تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے پس دوسروں پر عیب نہ لگاؤ۔ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اسی میں گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں۔ لیکن اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا سے ہے۔

بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر معاً الزام لگا دیتے ہیں ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔ اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو۔ اور سب سے پہلے شرک سے بچو۔ کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۴۱ تا صفحہ ۳۴۴)

(نظارت اصلاح وارشاد)

سٹینو ٹائپسٹ، سٹینو گرافرز کی وطن کو ضرورت ہے اس لئے اس کمی کو پورا کریں! (مہتمم صنعت و تجارت)

"لازمی چندہ جات ہمارے ایمان کا کم سے کم معیار ہیں۔" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنوبی سپین کے ٹی وی پر بیت البشارت کے مناظر

محترم میر محمود احمد صاحب امیر و انچارج مربی سپین اطلاع دیتے ہیں کہ "بیت البشارت" کے افتتاح کے دو سال پورے ہونے پر جہاں ہم آئندہ کام کو تیز کرنے کے لئے غور و فکر کر رہے تھے۔ وہاں تائید ایزدی نے اشبیلیہ سے ٹیلیوژن کی ٹیم بھیجدی۔ انھوں نے انٹرویو کی صورت میں دین حق کی تعلیم کا خلاصہ، خطبہ جمعہ کے مناظر، خدا کے گھر کی تصاویر عیدالاضحیہ کی تقریب کے مناظر ریکارڈ کئے۔ اور جنوبی سپین کے ٹی۔ وی پروگرام میں یہ سارے مناظر اور انٹرویو ٹیلی کاسٹ کیا۔ الحمد للہ کہ اس طرح لاکھوں انسانوں تک ہمارا پیغام پہنچ گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی خدمت کی توفیق نصیب فرمائے اور اس کے نیک نتائج اپنے فضلوں سے پیدا فرماوے۔ (آمین!)

○

ماہنامہ "خالد" ربوہ کے چندہ خریداری کی یاددہانی

جن خریداران "خالد" کا چندہ خریداری ختم ہے ان کو بذریعہ خط یاددہانی کروائی جارہی ہے۔ براہ کرم بذریعہ منی آرڈر یا دستی چندہ خریداری جمع کروا کر ممنون فرمائیں!

(مینیجر "خالد" ربوہ)

تقریری مقابلہ بر موقع اجتماع انصار اللہ

حسب سابق امسال بھی سالانہ اجتماع انصار اللہ (منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ اکتوبر ۸۴ء) کے موقع پر انصار کے مابین تقریری مقابلہ منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ! تقریری مقابلہ کے مندرجہ ذیل موضوع مقرر کئے گئے ہیں:-

(۱) سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
(۲) صداقت حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
(۳) صبر و استقامت۔
(۴) جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔

زعماء و زعماء اعلیٰ سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس میں مقامی تقریری مقابلے منعقد کرا کے اپنے بہترین مقرر کو مرکزی مقابلہ کے لئے نامزد فرمائیں۔ جزاکم اللہ!

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ"

بعض احباب ماہنامہ "انصار اللہ" سے متعلق بعض انتظامی امور کے بارہ میں مکرم ایڈیٹر صاحب ماہنامہ انصار اللہ کو لکھتے ہیں جس سے تعمیل میں خواہ مخواہ دیر ہوتی ہے اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب سے عرض ہے کہ ترسیل زر، پتہ جات کی تبدیلی، نئی خریداری یا دیگر انتظامی امور کے لئے مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کے نام پر خط و کتابت کی جائے۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

گمشدہ چابیاں

چابیوں کا ایک گچھا احاطہ جلسہ گاہ میں ۹ اکتوبر کی شام گر گیا ہے۔ جو صاحب کو ملے وہ کوثر ٹی سٹال اقصیٰ روڈ ربوہ پر پہنچا دیں شکریہ۔

ناظمین اطفال متوجہ ہوں!

سال ختم ہونے میں صرف چند دن باقی ہیں۔ براہ کرم جلد از جلد چندہ مجلس و اجتماع صد فیصد وصول کر کے جمع کروائیں جزاکم اللہ تعالیٰ!

(مہتمم اطفال)

اطفال الاحمدیہ کا انعامی مقابلہ

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کے موقع پر احمدی بچوں کے مابین دینی معلومات کا ایک زبانی امتحان منعقد ہوگا۔ جس میں اول دوم آنے والے اطفال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے سند کامیابی کے علاوہ ۲۴۰/- روپے اور ۱۲۰/- روپے کے انعام بھی دیئے جائیں گے۔ اس انعامی مقابلہ کا نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ ترجمہ نماز (۲) سورۃ بقرہ کی ابتدائی ستر آیات زبانی یاد کرنا۔ (۳) آخری پارہ کی کم از کم دس سورتیں زبانی یاد کرنا۔ (۴) دین حق کے بنیادی عقائد (۵) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی (۶) خلفاء راشدین کے مختصر تعارفی کوائف (۷) جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اور احمدیت کی امتیازی خصوصیات (۸) حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء کے مختصر حالات زندگی اور ان کی جاری فرمودہ تحاریک کا مختصر تعارف (۹) کلام محمود سے ۱۵ اشعار زبانی یاد کرنا۔

زعماء کرام سے درخواست ہے کہ اپنے ہاں مقامی مقابلے منعقد کروا کے نمایاں پوزیشن لینے والے اطفال کو مرکزی مقابلہ دینی معلومات میں نمائندگی کے لیے بھجوائیں۔

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

وقف جدید کو ہزاروں واقفین کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"جولائی ۱۹۵۱ء میں حضرت مصلح موعود نے اس مبارک الٰہی تحریک (وقف جدید ناقل) کے متعلق بعض ابتدائی باتیں جماعت کے سامنے رکھی تھیں۔ پھر ۱۹۵۷ء ہی میں جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں حضور نے اس کی بعض تفاصیل بیان فرمائیں حضور نے یہ تحریک بیان کرنے کے بعد جماعت کے سامنے ابتداءً یہ بات رکھی تھی کہ میں فی الحال دس واقفین لینا چاہتا ہوں..... لیکن آپ کی یہ خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے اور جلد ہی ایک وقت ایسا آجائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں۔" (خطبہ جمعہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

جماعتوں کی طرف سے معلمین کے مطالبات کثرت سے آرہے ہیں لیکن وقف جدید کو معلمین کی قلت کی وجہ سے مطالبات پورے کرنے میں دقت پیش آرہی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مخلص احباب جو دینی تعلیم و تربیت کا شوق رکھتے ہوں۔ حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئیں اور اپنی زندگی بطور معلم وقف کریں اور خدمت دین کا فریضہ ادا کر کے دینی و دنیوی تعماء کے وارث بنیں۔

ایسے احباب مقامی جماعت کے صدر کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں وقف جدید کو ارسال فرماویں۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

ہر صاحب بقطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

خصوصی رعایت

شادی و بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے۔ کاسمیٹکس کا سامان، ہوزری جیولری۔ کرن اور پتا وغیرہ بازار سے نہایت کم قیمت پر خرید فرمائیں!

انیسہ جنرل سٹور

گلی الکیمسٹس گول بازار

(دوکان گلی کے اندر ہے)